۸۲۶۰
۳۵/۳/۱۹

Gmail by Google

www.facebook.com/masimfarooq

Darul ifta Darul uloom <daruliftadarululoom@gmail.com>

Asalam o Alikum

Ahmed Zubairi <ahmedzubairi@hotmail.com> 20 January 2014 09:50
To: "daruliftadarululoom@gmail.com" <daruliftadarululoom@gmail.com>

جناب محترم مفتی صاحب
اسلام و علیکم

. حضرت ایک حدیث قدسی جو کے بہت مشہور ہے اس کا حوالہ کتب احادیث سے درکار ہے آپ کی نوازش ہو گی

اے ابن آدم ! ایک میری چاہت ہے اور ایک تیری چاہت ہے ہو گا تو وہی جو میری چاہت ہے پس اگر تو نے سپرد کر دیا اس کے جو "
میری چاہت ہے تو میں تجھے وہ بھی دوں گا جو تیری چاہت ہے اور اگر تو نے مخالفت کی اس کی جو میری چاہت ہے تو میں تھکا
". دوں گا اس میں جو تیری چاہت ہے اور پھر ہو گا وہی جو میری چاہت ہے

آپ کا احسان مند

دارالافتاء
فتوی نمبر ۵۲/۱۶۰۸
مورخہ

(جواب منسلک ہے)

احمد مہر زبیری

مسقط ، عمان

0197

www.facebook.com/masimfarooq

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

تتبع اور تلاشِ بسیار کے بعد مذکورہ روایت کتب حدیث میں سے صرف ایک کتاب "نوادر الأصول" للحکیم الترمذی (المتوفی: بین ۲۸۵- ۲۹۰ھ) میں ملی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:-

«حدثنا عمر بن أبي عمر قال حدثنا عبد الوهاب بن نافع، عن مبارك بن فضالة، عن الحسن قال: قال الله تبارك وتعالى: يا داوداً تريد وأريد، ويكون ما أريد، فإذا أردت ما أريد، كفيتك ما تريد ويكون ما أريد؛ وإذا أردت غير ما أريد، عنيتك فيما تريد ويكون ما أريد». (نوادر الأصول في حديث الرسول، ص٥١٢، مكتبة الإمام البخاري، القاهرة)

ترجمہ:- "حضرت حسن بصری سے روایت ہے کہ حق تعالی نے فرمایا: اے داود! ایک آپ کی چاہت ہے، ایک میری چاہت ہے، ہو گا تو وہی جو میری چاہت ہے، تو اگر آپ اپنی چاہت کو میری چاہت کیلئے قربان کر دیں تو میں آپ کی چاہت کیلئے کافی ہو جاؤنگا اور ہونا تو وہی ہے جسے میں چاہتا ہوں، اور اگر آپ میری مرضی کے خلاف کچھ چاہیں تو میں آپ کو اس چاہت میں تھکا دونگا اور ہو گا پھر بھی وہ ہی جو میری چاہت ہے۔"

مگر یہ وضاحت ضروری ہے کہ کسی حدیث کے قدسی شمار کئے جانے کی شرائط میں سے ہے کہ وہ بات حق تعالیٰ کے کلام کے طور پر رسول اللہ ﷺ سے منقول ہو، لیکن اس طریق میں مذکورہ فقرہ رسول اللہ ﷺ سے نقل نہیں کیا گیا بلکہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے منقول ہے، اس لئے اس فقرہ کو حدیث قدسی نہیں مانا جاسکتا ہے، مزید یہ کہ حضرت حسنؒ تک کی سند بھی انتہائی کمزور ہے جس میں تینوں راوی متکلم فیہ ہیں، اس وجہ سے اس روایت کا ان سے ثابت ہونا بھی محل نظر ہے۔

البتہ یہ روایت، سند کے بغیر بعض شروحِ حدیث اور کتبِ زہد وتصوف میں مذکور ہے، جیسے:-

ابو طالب مکی (المتوفیٰ: ۳۸۶ھ) کی قوت القلوب، ص ۲ / ۱۴،

امام غزالی (المتوفیٰ: ۵۰۵ھ) کی احیاء علوم الدین، ص ۴ / ۳۴۶،

ملا علی قاری (المتوفیٰ: ۱۰۱۴ھ) کی مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ، ص ۴ / ۱۵۶۶، وغیرہ،

لیکن اس کی بنیاد پر اس روایت کے ضعف کا ازالہ نہیں ہو گا خاص طور پر اس وجہ سے کہ یہ مصنفین حکیم ترمذی سے متاخر ہیں اور ظاہر یہی ہے کہ انہوں نے حکیم ہی کی روایت کو حوالہ دیئے بغیر نقل کیا ہے۔

جاری ہے ---

www.facebook.com/masimfarooq

اب چونکہ اس روایت میں حدیث کے قدسی ہونے کی شرائط پوری نہیں ہیں اور ایک کمزور اور غیر معتبر طریق سے مروی ہے، اس لئے اس کو ثابت حدیث قدسی سمجھ کر نقل کرنا درست نہیں ہے، البتہ مذکورہ متاخرین مشائخ کا اس عبارت کو ذکر کرنا اس کے معنی کے صحیح ہونے کی علامت ہے، اس لئے اس کے مفہوم کو انہی حضرات کی نسبت سے ذکر کیا جاسکتا ہے، مگر حدیث کے طور پر اسے نقل کرنا جائز نہیں۔

في منهج النقد في علوم الحديث للدكتور نور الدين عتر(١ / ٣٢٣):

«الحديث القدسي: هو ما أضيف إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم وأسنده إلى ربه عز وجل. مثل: "قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فيما يروى عن ربه"، أو"قال الله تعالى فيما رواه عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم". ويقال له أيضا: الحديث الإلهي، أو الرباني».انتهى كلام الشيخ عتر.

الكلام على إسناد هذه الرواية:

١. روى الحكيم هذه الرواية عن شيخه عمر بن أبي عمر وهو غير عمر بن أبي عمر مولى عبد الله بن طاوس كما في المتفق والمفترق للخطيب البغدادي (٣/ ١٦١٠)، فالأول بلخي، أكثر عنه الحكيم ولا يعرف عنه كثير شيء ووهاه الحافظ في الفتح والأخير هو عمر بن رياح، بصري وهو متروك كذبه بعضهم كما في التقريب وسوى بينهما رجال فاقتضى التنبيه.

٢. ورواها عمر بن أبي عمر عن عبد الوهاب بن نافع وهو واه، منكر الحديث، يضع الأسانيد.

قال سبط ابن العجمي في الكشف الحثيث (١ / ١٧٧): « عبد الوهاب بن نافع العامري المطوعي عن مالك وهاه الدارقطني وغيره قال الذهبي ألصق بمالك عن نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما مرفوعا لا تكرهوا مرضاكم على الطعام فإن الله تعالى مطعمهم انتهى؛ فهذا وضع سندا وقد تقدم أنه وضع ولكنه أخف من وضع المتن»اهـ

٣. وروى ابن نافع عن مبارك بن فضالة وهو صدوق يدلس و يسوي كما في التقريب، ولم يصرح ههنا بالسماع عن الحسن وعلى تقدير صحته عن الحسن لم يصح إطلاق القدسية عليه لأنه عن الحسن غير مرفوع، والأقرب في مثل هذه الأخبار أنها متلقاة من أهل الكتاب مما وجد في صحفهم. والله تعالى أعلم.

محمد عمران بن کمال
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
١٤٣٥/٥/٢٣ھ
٢٠١٤/٣/٢٥ء

الجواب صحیح
[signature]
١٤٣٥/٥/٢٣ھ

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفر اللہ لہ
١٤٣٥/٥/٢٣ھ

دار الافتاء
٥٢/١٦٠٨
٣٥/٥/٢٣
٢٠١٤/٣/٢٥

مفتی